آغا خان یونیورسٹی میں بچوں اور خواتین کی صحت کے حوالے سے تحقیق کے نئے مرکز کے قیام کا آغاز

آغا خان یونیورسٹی کے اسٹیڈیم روڈ کیمپس میں سینٹر آف ایکسیلینس ان ویمن اینڈ چائلڈ ہیلتھ (سی او ای ڈبلیو سی ایچ) کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ یہ مرکز 149,000 اسکوائر فٹ پر محیط ہوگا جسے یونیورسٹی میں خواتین اور بچوں کے حوالے سے کی جانے والی تحقیق اور پالیسی مشاورت کے مرکز کے طور پر مختص کیا جائے گا۔ یہ مرکز پاکستان میں خواتین اور بچوں کی صحت کے حوالے سے درپیش چیلنجز کے حوالے سے تحقیق کے نئے راستے وا کرے گا، ایسی تحقیق جو اس میدان میں قومی ترقی کے لیے معاونت فراہم کرے گی۔

اس حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے سی او ای ڈبلیو سی ایچ کے بانی ڈائریکٹر اور ٹورونٹو میں واقع سِک کِڈز سینٹر فار گلوبل چائلڈ ہیلتھ کے معاون ڈائریکٹر پروفیسر ذوالفقار بھٹہ نے کہا، ''کم اور درمیانی آمدنی والے ممالک میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا مرکز ثابت ہوگا۔ یہ مرکز بچوں اور خواتین کی صحت پر مثبت انداز سے اثر انداز ہونے والے سماجی اشاریوں کے تعین کی غرض سے کیے جانے والے مطالعات کے لیے وسعت اور بہتری کا ضامن ہوگا۔ سماجی اشاریوں سے مراد ہے تحقیقی مقاصد کے لیے وہ بنیادی شرائط یا نکات جو افراد کے مقام پیدائش، انداز پرورش، طرز زندگی اور پیشوں کی بنیاد پر متعین کیے جاتے ہیں۔''

سی او ای ڈبلیو سی ایچ میں میڈیسن، عوامی صحت، لبرل آرٹس، نرسنگ اور تعلیم کے شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے ماہرین کو تحقیق کی غرض سے جمع کیا جائے گا اور خواتین اور بچوں کی صحت کے حوالے سے ترجیحی معاملات پر تربیت کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

پروفیسر ذوالفقار بھٹہ نے اس موقعے پر بات کرتے ہوئے کہا، ''پاکستان نے میلینیئم ڈیولپمنٹ گولز خواہ حاصل نہ کیے ہوں تاہم سسٹین ایبل ڈیولپمنٹ گولز کی صورت میں ہمارے پاس ایک عظیم موقع موجود ہے جن کے حصول کی خاطر ہم ہر شعبے میں اعلیٰ معیار کی کارکردگی کو ممکن بنا سکتے ہیں۔ سی او ای ڈبلیو سی ایچ بحیثیت ایک مرکز متعدد شعبوں کا مشترکہ اور متفقہ لائحہ عمل اپناتے ہوئے پاکستان اور دیگر ترقی پذیر ممالک کی خواتین اور بچوں کے لیے بہتری کی کوشش جاری رکھے گا تاکہ ان کے لیے صحت مند اور بامعنی زندگی کو ممکن بنایا جا سکے۔''

تقریب سنگ بنیاد میں موجود ماہرین نے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ سی او ای ڈبلیو سی ایچ ایسے ترجیحی معاملات پر اپنی توجہ مرکوز رکھے گا جو پاکستان کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں مثال کے طور پر غذائیت کی کمی جو بڑے پیمانے پر پایا جانے والا ایک دیرینہ مسئلہ ہے؛ عدم تحفظ اور صنفی امتیاز کے منفی اثرات کا خاتمہ جو ملکی صحت کی راہ میں حائل رکاوٹیں ہیں؛ اور آنے والے دور میں ابھرتے ہوئے نوجوانوں کی بہتری اور فلاح کے لیے کیا اقدامات کیے جا سکتے ہیں۔

تحقیق اور مطالعے کا یہ نیا مرکز تین منزلہ عمارت پر قائم کیا جائے گا جس میں مائیکروبایولوجی، ایپی ڈیمیولوجی اور نیوٹریشن کے لیے تین جدید ترین لیبارٹریز موجود ہوں گی۔ اس کے علاوہ ریسرچ ڈیٹا مینیجمنٹ یونٹ؛ اساتذہ اور تحقیق کاروں کے دفاتر اور نوجوان تحقیق کاروں کے لیے مخصوص دفاتر بھی موجود ہوں گے۔ سی او ای ڈبلیو سی ایچ کے قیام کے لیے بل اینڈ ملنڈا گیٹس فاؤنڈیشن کو اہم شراکت دار کی حیثیت حاصل ہے۔

پچھلے دس سالوں کے دوران یونیورسٹی کے تحقیق کاروں نے ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے قومی اور بین الاقوامی اشتراک کاروں کی مدد سے کی جانے والی تحقیقات کے ذریعے اہم ثبوت جمع کیے ہیں جن کی مدد سے ملک میں صحت کے اہم مسائل کے حل کی جانب پیش رفت ہوئی ہے۔

ان تحقیقات کے نتیجے میں پاکستان کے ایکسپینڈڈ پروگرام آف امیونائزیشن میں جان بچانے والے ٹیکوں کو شامل کیا گیا؛ 56 ایسے کم قیمت اقدامات کی توثیق ممکن ہوئی جو مہلک

تاہم قابل علاج امراض کے لیے موثر ثابت ہو سکتے ہیں؛ لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام میں اہم اصلاحات کے نفاذ کے لیے کاوشیں رنگ لائیں؛ اور تین سال پر محیط پاکستان نیشنل نیوٹریشن سروے کے بعد ملک کو درپیش غذائی چیلنجز کے حوالے سے اب تک کی مفصل ترین رپورٹ پیش کی جا سکی۔

تقریب سنگ بنیاد میں اے کے یو کے صدر فیروز رسول اور ہاشو فاؤنڈیشن کے بانی صدر الدین ہاشوانی نے بھی خطاب کیا جن کی فاؤنڈیشن نے سی او ای ڈبلیو سی ایچ کے قیام کے لیے مالی معاونت فراہم کی ہے۔